فتوی نمبر:[۳۴۲] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۲/۱۲/۲۲]

سوال

اگر کوئی لڑکی فوت ہو جائے اور اسکے والدین کی طرف سے اسکو کوئی پلاٹ ملا ہو۔ کیا اس پلاٹ میں خاوند اور بچوں کے ساتھ ساتھ اسکے والدین بھی اس پلاٹ کے وارث بنیں گے؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

- اسلام میں میت کی وراثت کا ایک مکمل نظام موجود ہے۔ لہذا مرد، عورت، شوہر، بیوی، ماں، باپ، بہن، بھائی وغیرہ کوئی بھی فوت ہو، تو اس کی وراثت کی تقسیم کی تفصیلات قرآن و سنت میں موجود ہیں۔

اسی طرح فوت ہونے والے مرد یا عورت کی ملکیت میں، پلاٹ، زیور، جہیز، نقدی وغیرہ جو بھی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد ہو گی، وہ سب اس کا ترکہ / وراثت شمار ہو گی، اور شریعت کے بیان کردہ حصوں کے حساب سے اس کے ورثا میں تقسیم ہو گی۔

- صورتِ مسؤلہ میں فوت ہونے والی شادی شدہ لڑکی کا پلاٹ اس کی ملکیت ہے، اس کے علاوہ اگر مزید بھی زیور وغیرہ اس کی ملکیت میں ہے، تو وہ سارے کا سارا درج ذیل تفصیل کے مطابق اس کے بیان کردہ ورثا میں تقسیم ہو گا:

تمام مال کا چوتھا حصہ خاوند کا ہے۔[سورۃ النساء:۱۲] اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا چھٹا حصہ ہے۔ جو باقی بچے گا، وہ بچوں میں للذكر مثل حظ الأنثيين (ہر بیٹی کے لیے ایک ایک حصہ، اور ہر بیٹے کے لیے دو دو حصے) کے مطابق تقسیم ہو گا۔[سورۃ النساء:۱۱]

گویا اس پورے مال کے بارہ حصے کر لیے جائیں گے۔ جن میں سے چوتھا حصہ (جو کہ تین حصے بنتے ہیں) خاوند کے لیے، جبکہ چھٹا حصہ (جو کہ دو حصے بنتے ہیں) والد کے لیے اور مزید چھٹا حصہ (جو کہ دو حصے بنتے ہیں) والدہ کے لیے ہو گا۔ باقی ماندہ پانچ حصے اوپر بیان کردہ تفصیل کے مطابق بچوں میں تقسیم کیے جائیں گے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی حقانی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد إدریس اثری حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL